خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

جمعرات
جنوری 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 10 جمعرات 19 شعبان 1416ھ 11 صلح 1375ھش 11 جنوری 1996ء

حسن خاتمہ کے لئے ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے

حسن خاتمہ کے لئے ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے عمر کا اعتبار نہیں۔ ہر شئے پر اپنے دین کو مقدم رکھو زمانہ ایسا آگیا ہے کہ پہلے تو خیالی طور پر اندازہ عمر کا لگایا جاتا تھا مگر اب تو یہ بھی مشکل ہے دانشمند کو چاہئے کہ ضرور موت کا انتظام کرے۔ میں اتنی دیر سے برادری سے الگ ہوں۔ میرا کسی نے کیا بگاڑ لیا ہے۔ خدا کے مقابل پر کسی کو معبود نہیں بنانا چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

غرض (دین حق) اور دوسرے مذاہب میں جو امتیاز ہے وہ یہی ہے کہ (دین حق) حقیقی معرفت عطا کرتا ہے جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے اور پھر اسے ایک نئی زندگی عطا کی جاتی ہے جو بہشتی زندگی ہوتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر کلام الٰہی سے اعراض صوری یا معنوی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں اور اس کے غیروں میں فرقان رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اس کی قدرتوں کے عجائبات وہ مشاہدہ کرتا ہے۔ اس کی معرفت بڑھتی ہے۔ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس کو وہ حواس اور قویٰ دیئے جاتے ہیں کہ وہ ان چیزوں اور اسرار قدرت کو مشاہدہ کرتا ہے جو دوسرے نہیں دیکھتے وہ ان باتوں کو سنتا ہے کہ اوروں کو اس کی خبر نہیں (-) اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس جہان کے لئے انسان اسی عالم سے حواس لے جاتا ہے۔ اسی جگہ سے وہ بصارت لے جاتا ہے جو وہاں کی اشیاء اور عجائبات کو دیکھے اور یہاں ہی سے وہ شنوائی لے جاتا ہے جو سنے۔ گویا جو اس جہان میں وہاں کی باتیں دیکھتا اور سنتا نہیں وہ وہاں بھی نہیں دیکھ سکے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 344)

بدظنی اور تجسّس سے بچنا چاہئے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

ایک شخص کسی کے آگے اپنی ضرورتوں کا اظہار کرتا ہے اور اپنے مطلب کو پیش کرتا ہے۔ لیکن اس کے گھر کی حالت اور اس کی حالت کو نہیں جانتا۔ اور اس کی طاقت اور دولت سے بے خبر ہوتا ہے۔ اپنی حاجت براری ہوتے نہ دیکھ کر سمجھتا ہے کہ اس نے جان بوجھ کر شرارت کی۔ اور میری دستگیری سے منہ موڑا۔ تب محض ظن کی بناء پر اس جگہ جہاں اس کی محبت بڑھنی چاہئے تھی عداوت کا بیج بویا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ ان گناہوں تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جو عداوت کا پھل ہیں۔ کئی لوگوں سے میں نے پوچھا ہے کہ جب تم نے میرا نام سنا تھا تو میری یہی تصویر اور موجودہ حالت کا ہی نقشہ آپ کے دل میں آیا تھا یا کچھ اور ہی سما اپنے دل میں آپ نے باندھا ہوا تھا تو انہوں نے یہی جواب دیا ہے کہ جو نقشہ ہمارے دل میں تھا اور جو کچھ ہم سمجھے بیٹھے تھے وہ نقشہ نہیں پایا۔ یاد رکھو بہت بدیوں کی اصل جڑ سوء ظن ہوتا ہے۔ میں نے اگر کبھی سوء ظن کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے میری تعلیم فرمادی کہ بات اس کے خلاف نکلی۔ میں اس میں تجربہ کار ہوں۔ اس لئے نصیحت کے طور پر کہتا ہوں کہ اکثر سوء ظنیوں سے بچو اس سے سخن چینی اور عیب جوئی کی عادت بڑھتی ہے۔ اسی واسطے اللہ کریم فرماتا ہے۔ تجسس نہ کرو۔ تجسس کی عادت بدظنی سے پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان کسی کی نسبت سوء ظنی کی وجہ سے ایک خراب رائے قائم کرلیتا ہے تو پھر کوشش کرتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح اس کے کچھ عیب مل جاویں اور پھر عیب جوئی کی کوشش کرتا اور اسی جستجو میں مستغرق رہتا ہے اور یہ خیال کرکے کہ اس کی نسبت میں نے جو یہ خیال ظاہر کیا ہے اگر کوئی پوچھے۔ تو اس کا کیا جواب دوں گا۔ اپنی بدظنی کو پورا کرنے کے لئے تجسس کرتا ہے۔ اور پھر تجسس سے غیبت پیدا ہوتی ہے۔

(از خطبہ 18۔ اکتوبر 1907ء)

نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرو اور بدی کرنے والوں کو معاف کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترم چوہدری عبدالمالک صاحب مربی سلسلہ کو سپرد خاک کردیا گیا

ربوہ 10۔ جنوری 1996ء محترم چوہدری عبدالمالک صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کو آج صبح گیارہ بجے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کردیا گیا۔ آپ کی وفات مورخہ 9 جنوری 1996ء کو ہوئی تھی۔

موصوف 5۔ اکتوبر 1924ء کو ہری پور ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے آپ کے والد صاحب کا نام چوہدری دیوان علی خان صاحب تھا۔ مدرسہ احمدیہ قادیان میں 23 اپریل 1936ء کو داخلہ لیا۔

1946 میں آپ نے مولوی فاضل پاس کیا۔ 1948ء میں فرقان فورس میں خدمات انجام دیں۔ 1952ء میں جامعۃ المبشرین سے شاہد کا امتحان پاس کیا۔ بطور مربی سلسلہ پاکستان کے مختلف اضلاع کے علاوہ سات سال انڈونیشیا میں خدمات دینیہ بجالانے کی سعادت پائی۔

آپ کا جنازہ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے کروائی۔ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کے درجات بلند فرمائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی و مہتمم دعوت الی اللہ ابن مکرم حمید احمد خالد صاحب انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ ربوہ کو مورخہ 6۔ جنوری 96ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے از راہ شفقت بچی کا نام "فارعہ خالد" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پڑپوتی ہے۔ اور حضرت ماسٹر حسن محمد آسان صاحب کی پڑنواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک صالحہ اور لمبی عمر پانے کی درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

11- صلح 1375 ھش — 11 - جنوری 1996ء

گالیاں سن کردعادو

دنیا پھیلتی چلی جارہی ہے اور اس پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ ہمارا اپنا کام اور ہماری ذمہ داریاں بھی پھیلتی چلی جارہی ہیں۔ ساری دنیا میں اس بات پر شور مچا ہوا ہے کہ آبادی بڑھ رہی ہے اور اس آبادی ہی کے ساتھ ہمارے کام کا تعلق ہے۔ ہم نے ہر شخص کو خدا تعالیٰ کے آستانے پر لانا ہے ہم نے دعوت الی اللہ اس طرح کرنی ہے کہ کوئی شخص بھی ایسا نہ ہو جسے ہم خدا تعالیٰ کی یاد نہ دلائیں اور خدا تعالیٰ کے آستانے پر لانے کی کوشش نہ کریں۔ چونکہ دنیا کی آبادی بڑھ رہی ہے اس لئے ہمارا کام بھی پھیل رہا ہے۔ حضرت امام جماعت الرابع نے آئندہ زمانے کے لئے دعوت الی اللہ کی ایک بہت بڑی فوج تیار کرنے کی خاطر وقف نو کی تحریک جاری فرمائی ہوئی ہے۔ وقف نو میں ہزاروں ہزار بلکہ لاکھوں لاکھ انسان دعوت الی اللہ کے لئے آگے آئیں گے۔ اور ایسا کئے بغیر ہمارا کام پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ اس سلسلے میں ایک بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہر لمحہ اور ہر نئے دن ہماری کوشش پہلے سے زیادہ ہونی چاہئے۔ ہمیں ہر طرح اس میدان میں آگے بڑھنا چاہئے نہ صرف یہ کہ ہم میں سے کوئی پیچھے نہ رہے۔ کوئی ایسا نہ ہو جو اس کام میں حصہ نہ لے رہا ہو بلکہ یہ بات بھی لازمی ہے کہ ہر نئے دن ہماری کوشش کو ایک نیا جذبہ ملے۔ اور ہم پہلے سے زیادہ مستعدی کے ساتھ اس کام میں مصروف ہوں۔ اس کام میں مصروفیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ چونکہ ہم نے اس دنیا کو جو خدا سے دور جاچکی ہے خدا تعالیٰ کے آستانے پر لانا ہے اس لئے یہ فاصلہ اور یہ اختلاف اپنے جذبات پر قابو رکھتے ہی پاٹا جاسکتا ہے۔ لوگ کچھ کہتے ہیں۔ ہمیں کچھ اور کہنا ہے۔ اگر ہمیں اپنے نفس پر قابو نہ ہو تو یقیناً ہمارے دل میں غصہ کی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے اور یہ غصہ لوگوں کو ہمارے قریب لانے کی بجائے ہم سے دور لے جاسکتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہئے کہ آپ نے فرمایا۔

"میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا (فرمانبردار) بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال تک میرے سامنے میرے نفس کو گندی سے گندی گالی دیتا رہے۔ آخر وہی شرمندہ ہوگا۔ اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا"۔

حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

"گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو"

ہم بعض اوقات اپنی فطری کمزوری کی بناء پر گالی دینے والے سے ناراض ہو جاتے ہیں اور شائد ہمارا دل یہ بھی چاہتا ہے کہ ہم اسے برا بھلا کہیں چنانچہ اس کے نتیجہ میں ہم وہ کچھ نہیں کر پاتے جو ہمیں کرنا چاہئے۔ ہمیں وہ کچھ حاصل نہیں ہوتا جو ہمارا مقصود ہے۔ اگر گالیاں سن کر ہم گالیاں دینے والے کو دعا دیں تو یقیناً ایک تو ہمارا اپنا ذوق ہمیں صحیح راستہ پر رکھے گا اور خدا تعالیٰ بھی ہماری دعا کو سن کر گالی دینے والے کا منہ اس طرح بند کردے گا کہ وہ نہ صرف یہ کہ گالی نہ دے بلکہ ہمارے قریب آجائے اور ہمیں بہتر انسان سمجھنے لگے۔ ایسا کرنے سے ہی ہم لوگوں کو قریب لاسکتے ہیں۔ پس ہمیں اپنے نفس پر قابو رکھنا چاہئے اور جو ہمیں برا بھلا کہتا ہے اس کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

قرضِ بے تحریر سے رُسوا نہ ہونا چاہئے
اعتمادِ دوستی یوں تو نہ کھونا چاہئے
جو سمجھتے ہیں کہ اپنائیت بہت کام آئیگی
بعد میں وہ چُپ رہیں اُن کو نہ رونا چاہئے

ابو الاقبال

رونمائی شرط ہے جانوں کے نذرانے بہت
شمع روشن ہو تو آجاتے ہیں پروانے بہت

وہ کہیں قسمت سے مِلتی ہے جو ان آنکھوں میں ہے
یوں تو مے کے خُم بہت ہیں اور میخانے بہت

اس نظر نے کچھ اجاڑے، کچھ کئے آباد دل
بستیاں کم ہیں جہاں میں اور ویرانے بہت

ہم رہے دشمن بہم تو اپنے بیگانے تھے چُپ
جب محبت کی تو آئے لوگ سمجھانے بہت

ہوشیاری سے یہاں سب نے بدل رکھا ہے بھیس
پھر بھی اس محفل میں ہم نے یار پہچانے بہت

جانے کس بجلی کا رخ ہے آج گلشن کی طرف
ہو گئے بیتاب جَل بجُھنے کو کاشانے بہت

آؤ اے اہلِ جنوں! کچھ ہم ہی سمجھائیں انہیں
ہیں بہم دست و گریباں آج فرزانے بہت

مجھ سے بے پرواہ وہ، مَیں ان کی طرف سے بے خطر
بیٹھ کر اپنوں میں یاد آئے ہیں بیگانے بہت

اے تبسّم! اس حسیں کو تم نہ یوں دیکھا کرو
ایسی باتوں سے بنا کرتے ہیں افسانے بہت

ڈاکٹر عبدالرشید تبسّم

تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں

اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے (اگر خدا نے چاہا) بھی نہیں نکالتے۔ ان کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

فلسفی کز عقل میجوید ترا دیوانہ ہست
دورتر ہست از خرد ہا آں رہ پنہانِ تو

فلسفی دیوانہ ہے جو تجھے عقل کے زور سے ڈھونڈتا ہے تیرا پوشیدہ راستہ عقلوں سے بہت دور ہے۔

از حریمِ تو ازیناں ہیچکس آگہ نشد
ہر کہ آگہ شد شد از احسان بے پایانِ تو

ان لوگوں میں سے تیری بارگاہ کا کوئی بھی واقف نہیں جو بھی ہوا وہ تیرے بے حد احسانات کی وجہ سے ہوا۔

عاشقانِ روئے خود را ہردو عالم میدہی
ہر دو عالم ہیچ پیشِ دیدۂ غلمانِ تو

تو اپنے عاشقوں کو دونوں جہاں بخش دیتا ہے لیکن تیرے غلاموں کی نظر میں دونوں جہان ہیچ ہیں۔

یک نظر فرما کہ تا کوتہ شود جنگ و جدال
خلق محتاج است سوئے جذبۂ برہانِ تو

مہربانی کی نظر فرما تاکہ جنگ و جدل ختم ہو مخلوقات تو تیرے دلائل کی کشش کی محتاج ہے۔

یک نشاں بنما کہ تا نورت درخشد در جہاں
تا شود ہر منکرِ ملت محامد خوانِ تو

ایک نشان دکھا تاکہ تیرا نور دنیا میں چمکے، اور تاکہ ہر منکر دین حق تیرا ثناخواں ہو جائے۔

گر زمیں زیر و زبر گردد ندارم ہیچ غم
غم ہمیں دارم کہ گُم گردد رہِ رخشانِ تو

اگر زمین زیر و زبر ہو جائے تو مجھے کچھ غم نہیں۔ مجھے تو یہی غم ہے کہ کہیں تیری روشن راہ گم نہ ہو جاوے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنے اور اسے پالینے کے راستے بیان فرماتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ فلسفی عقل کے ذریعے تجھے ڈھونڈنا چاہتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ تیری راہیں عقلوں سے بہت دور ہیں۔ یعنی اگر صرف عقل پر ہی بھروسہ کیا جائے تو یہ ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کا پتہ لگالیا جائے۔ اس کی ذات اور اس کی صفات کا پتہ اسی کی طرف سے ملتا ہے۔ وہ انسان پر احسانات پر احسانات کرتا چلا جاتا ہے اور یہ احسانات انسان کی نظر کو اس کی طرف پھیرنے لگتے ہیں اور وہ سمجھ جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات موجود ہے اور اس کی صفات کیا ہیں۔ جو شخص تیرے احسانات کو نہ سمجھے وہ کسی صورت میں بھی تیری طرف نہیں آسکتا۔ تیری درگاہ سے وہ واقفیت حاصل نہیں کر سکتا۔ آپ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس سے محبت کرنے والوں کو دونوں جہاں عطا کر دیتا ہے۔ یہ اس کی عطا اور اس کی بخشش ہے وہ اپنے محبوب بندوں سے جو اس سے عشق کرتے ہیں ایسا ہی سلوک کرتا ہے۔ لیکن جہاں تک اس کے غلاموں کا تعلق ہے یعنی اس سے عشق کرنے والوں کا وہ دونوں جہانوں کو کچھ بھی نہیں سمجھتے۔ وہ دونوں جہانوں کو خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے علم پر قربان کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت صاحب اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ دنیا سے جنگ و جدل کا خاتمہ کرے اور خود اپنا چہرہ دکھا کر لوگوں کو اپنے آستانے پر لے آئے اور سب لوگ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نشان دکھائے تو ساری دنیا اس کے بھیجے ہوئے مذہب کی تعریف کرنے لگے اور اس پر عمل پیرا ہو جائے۔ آپ اس بات کی خواہش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا نشان دکھائے کہ اس کا نور چمکے اور دنیا راہ راست پر آجائے۔ اسی سلسلے میں آپ فرماتے ہیں کہ مجھے اور کوئی غم نہیں ہے چاہے دنیا کا تختہ الٹ جائے میں اس بات کا غم نہیں کرتا۔ مجھے غم صرف اس بات کا ہے کہ کہیں خدا تعالیٰ کو پانے کی راہ انسانوں سے گم نہ ہو جائے ایسا نہ ہو کہ انسانوں کو اس کی راہ نظر نہ آئے اور وہ اس تک پہنچ نہ سکیں اور اپنی زندگی کو مفید بنانے کی بجائے نقصان اٹھائیں اور خدا تعالیٰ سے دور رہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے محبوب بندے بن سکیں اس کی راہ ہم پر ہمیشہ روشن رہے اور ہمارا ہر سفر اسی کی طرف ہو اور اس طرح ہم اپنی زندگیوں کو کامیاب بنا سکیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان باوجودیکہ ہزار ہا برسوں سے اپنے علوم طبعیہ اور ریاضیہ کے ذریعہ سے خدا کی قدرتوں کے دریافت کرنے کے لئے جان توڑ کوشش کر رہا ہے مگر ابھی تک اس قدر اس کے معلومات میں کمی ہے کہ وہ اس کو نامراد اور ناکام ہی کہنا چاہئے صدہا اسرار غیبیہ اہل کشف اور اہل مکالمہ الٰہیہ پر کھلتے ہیں۔ اور ہزار ہا راست باز ان کے گواہ ہیں۔ مگر فلسفی لوگ اب تک ان کے منکر ہیں جیسا کہ فلسفی لوگ تمام مدار ادراک کے معقولات اور تدبر اور تفکر کا دماغ پر رکھتے ہیں مگر اہل کشف نے اپنی صحیح رویت اور روحانی تجارب کے ساتھ معلوم کیا ہے کہ انسانی عقل اور معرفت کا سرچشمہ دل ہے (-) پس ان تجارب صحیحہ روحانی سے ثابت ہے کہ دماغ کو علوم اور معارف سے کچھ تعلق نہیں۔ ہاں اگر دماغ صحیح واقعہ ہو اور اس میں کوئی آفت نہ ہو تو دل کے علوم مخفیہ سے مستفید ہوتا ہے اور دماغ چونکہ منیت اعصاب ہے اس لئے وہ ایسی کل کی طرح ہے جو پانی کو کنویں سے کھینچ سکتی ہے اور دل وہ کنواں ہے جو علوم مخفیہ کا سرچشمہ ہے۔ یہ وہ راز ہے جو اہل حق نے مکاشفات صحیحہ کے ذریعہ سے معلوم کیا ہے۔ جس میں میں خود صاحب تجربہ ہوں۔

خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں اور استحکام پکڑ گئے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر محیط ہو گئے ہیں اور ایک عمر پا گئے ہیں اور ایک زمانہ ان پر گزر گیا ہے ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کی رو سے جھوٹا نہیں۔ اور نہ ان نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے۔ کیونکہ خدا کی سنت ابتدا سے اسی طرح پر واقع ہے کہ وہ ایسے نبی کے مذہب کو جو خدا پر افتراء کرتا ہے اور خدا کی طرف سے نہیں آیا بلکہ دلیری سے اپنی طرف سے باتیں بناتا ہے کبھی سرسبز ہونے نہیں دیتا۔ اور ایسا شخص جو کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ حالانکہ خدا خوب جانتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے نہیں ہے۔ خدا اس بے باک کو ہلاک کرتا ہے اور اس کا تمام کاروبار درہم برہم کیا جاتا ہے۔ اور اس کی تمام جماعت متفرق کی جاتی ہے۔ اور اس کا پچھلا حال پہلے سے بدتر ہوتا ہے کیونکہ اس نے خدا پر جھوٹ بولا۔ اور دلیری سے خدا پر افترا کیا۔ پس خدا اس کو وہ عظمت نہیں دیتا جو راست بازوں کو دی جاتی ہے۔ اور نہ وہ قبولیت اور استحکام بخشتا ہے جو صادق نبیوں کے لئے مقرر ہے۔

یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں۔ یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی۔ اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو کلام الٰہی نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں۔ یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے مگر افسوس کہ ہمارے مخالف ہم سے یہ برتاؤ نہیں کر سکتے۔ اور خدا کا یہ پاک اور غیر متبدل قانون ان کو یاد نہیں کہ وہ جھوٹے نبی کو وہ برکت اور عزت نہیں دیتا جو سچے کو دیتا ہے۔ اور جھوٹے نبی کا مذہب جڑ نہیں پکڑتا۔ اور نہ عمر پاتا ہے۔ جیسا کہ سچے کا جڑ پکڑتا ہے اور عمر پاتا ہے۔ پس ایسے عقیدہ والے لوگ جو قوموں کے نبیوں کو کاذب قرار دے کر برا کہتے رہتے ہیں ہمیشہ صلح کاری اور امن کے دشمن ہوتے ہیں کیونکہ قوموں کے بزرگوں کو گالیاں نکالنا اس سے بڑھ کر فتنہ انگیز اور کوئی بات نہیں۔ بسا اوقات انسان مرنا بھی پسند کرتا ہے مگر نہیں چاہتا کہ اس کے پیشوا کو برا کہا جائے۔ اگر ہمیں کسی مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہو تو ہمیں نہیں چاہئے کہ اس مذہب کے نبی کی عزت پر حملہ کریں۔ اور نہ یہ کہ اس کو برے الفاظ سے یاد کریں بلکہ چاہئے کہ صرف اس قوم کے موجودہ دستور العمل پر اعتراض کریں۔ اور یقین رکھیں کہ وہ نبی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کروڑہا انسانوں میں عزت پا گیا اور صدہا برسوں سے اس کی قبولیت چلی آتی ہے یہی پختہ دلیل اس کے من جانب اللہ ہونے کی ہے۔ اگر وہ خدا کا مقبول نہ ہوتا تو اس قدر عزت نہ پاتا۔ مفتری کو عزت دینا اور کروڑہا بندوں میں اس کے مذہب کو پھیلانا اور زمانہ دراز تک اس کے مفتریانہ مذہب کو محفوظ رکھنا خدا کی عادت نہیں ہے۔ سو جو مذہب دنیا میں پھیل جائے اور جم جائے اور عزت و عمر پا جائے وہ اپنی اصلیت کی رو سے ہرگز جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شیخ مبارک احمد- واشنگٹن

مکرم محمد اصغر صاحب لون

مکرم اصغر لون صاحب کی معیت میں اس عاجز کو ٹبورا- (Tabora) تنزانیہ کے قیام میں دس بارہ سال گزارنے کا موقعہ ملا- اس کے علاوہ بھی لمبا عرصہ وقتاً فوقتاً مشرقی افریقہ کے قیام اور پھر لندن میں ملنے اور باہم ربط کا تعلق رہا- مزید براں ان کے بڑے بیٹے عزیز مبارک احمد سلیم سے خاکسار کی منجھلی بیٹی منصورہ بیگم کی شادی ہو جانے کی وجہ سے رشتہ داری کا تعلق اور مزید اس تعلق میں پیار و محبت کی گہرائی پیدا ہو گئی- اس رشتہ کی بناء پر چند باتیں ان سے خاص طور پر تعلق رکھنے والی ان کے ذکر خیر کے طور پر لکھنا خاکسار مناسب سمجھتا ہے-

کمنڈو- کینیا یوگنڈا ریلوے لائن پر نیروبی اور ممباسہ کے درمیان ریلوے کا پرانے وقت میں ایک اہم مرکزی سٹیشن تھا- ان کے والد بزرگوار میاں امام الدین صاحب ریلوے ڈرائیور تھے- اور یہاں ان کا قیام تھا- مکرم محمد اصغر صاحب 1911ء میں یہاں پیدا ہوئے- اور پروان چڑھے- بعد میں جوانی کے دنوں میں اپنے والد کے فوت ہو جانے پر اپنے چچا مکرم میاں شمس الدین صاحب کی نگرانی میں کئی سال ٹانگانیکا میں ان کے پاس رہے- یہ خاندان جہلم کے قریب ایک گاؤں سعبلہ ہے وہاں کا رہنے والا تھا- ان کے بڑے بھائی مکرم فضل کریم صاحب لون تھے- دو بھائی اور تین بہنیں تھیں' ان کے چچا نے ان بچوں کو دس بارہ سال تک اپنی نگرانی میں رکھا- اور ہر طرح ان کی تعلیم و دیگر ضروریات کو پورا کیا- سب سے پہلے اس خاندان میں سے مکرم فضل کریم صاحب لون نے بعد تحقیق و مطالعہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ہاتھ پر تحریری بیعت کی اور بعد میں مزید دعا اور خواب دیکھنے پر قادیان 1928ء میں گئے اور جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا- ان کی نیکی- اخلاقی برتری جوانی کے عالم میں عبادات کی پابندی کا ان کے خاندان کے افراد پر نیک اثر ہوا بالخصوص ان کی والدہ محترمہ نواب بی بی صاحبہ اور ان کے چھوٹے بھائی مکرم محمد اصغر لون اور ان کے ماموں مکرم مرزا فضل کریم پر گہرا اثر ہوا- بالآخر ان سب نے 29-1928ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی بیعت کر لی- اور جماعت احمدیہ کی مبائعین کی جماعت میں شامل ہو گئے-

دونوں بھائیوں مکرم محمد اصغر لون اور مکرم فضل کریم صاحب لون کو اللہ تعالیٰ نے کثرت اولاد سے نوازا- مکرم محمد اصغر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے چھ فرزند دئے- دو آجکل کینیڈا میں ہیں چار انگلستان میں ہیں' سب اپنے والد کی وفات پر لندن میں ان کی تجہیز و تدفین میں شامل ہوئے- اور پانچ بیٹیاں سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں سب بفضل خدا ہر طرح خوش حال ہیں-

مکرم برادرم محمد اصغر صاحب زیادہ تعلیم حاصل نہ کر سکے تھے- لیکن عمومی کاموں اور کاروباری معاملات میں خاطر خواہ مہارت رکھتے تھے- لمبا عرصہ تنزانیہ کے مغربی صوبہ کے ضلع سمبوانگا کے علاقہ میں ذاتی کاروبار میں مصروف رہے- ہاکی اور فٹ بال کے بڑے اچھے کھلاڑی تھے- اس زمانہ میں ایسے نوجوانوں کی بھی ان علاقوں میں انگریز افسروں کے نزدیک خاص قدر و عظمت تھی- انگریز افسر جو کھیلوں کے شوقین تھے وہ مختلف مقابلوں میں مکرم محمد اصغر صاحب کو شامل کر کے ان کی کھیلوں میں مہارت کے باعث ان سے خاص پیار و دوستی کا تعلق رکھتے تھے- مزید برآں یہ بھائی شکاری بھی بہت اچھے تھے اس وجہ سے انگریز افسروں سے ان کے تعلقات بہت گہرے ہو گئے تھے- اس تعلق کی ایک مثال اکثر مجھے سنایا کرتے- جن دنوں خاکسار ٹبورا میں مقیم تھا- انہوں نے بتایا کہ مسٹر لیمب جو ہاکی کے بہت اچھے کھلاڑی تھے- اور سمبوانگا کے علاقہ کے ڈپٹی کمشنر تھے اور شکار کے بھی خاص شوقین تھے- مکرم بھائی جان نے ایک سال اپنی بندوق کا لائسنس لینے میں دیر کی تو مسٹر لیمب نے اپنی طرف سے فیس ادا کر کے بھائی کے نام نئے سال کا لائسنس جاری کر دیا اور ساتھ رسید بھی بھجوا دی اور لکھا پرسنل نوٹ "مجھے پسند نہ تھا کہ میرا دوست جو میرے ساتھ شکار میں بھی شامل ہوتا اور کھیلوں میں بھی وہ میرے علاقہ میں جس کا میں ڈپٹی کمشنر ہوں بغیر لائسنس کے بندوق استعمال کرے- میں نے یہ رقم ادا کر دی- محسوس نہ کرنا-"

بعد میں یہ افسر ٹانگانیکا کا ایڈمنسٹریٹر سیکرٹری جو چیف سیکرٹری کے برابر کا عہدہ ہے پر بھی فائز رہے اور خاکسار کے قیام کے دنوں میں ایک وقت قائمقام گورنر بھی مقرر ہوئے- بہت شریف افسر تھے- جن دنوں ٹبورا میں بیت الذکر کی تعمیر ہوئی اس موقعہ پر سخت مخالفت جو غیروں کی طرف سے تھی صاحب موصوف نے بہت شرافت کا ہم سے سلوک فرمایا اور جملہ قانونی اور انتظامی امور میں ہماری خاص امداد کی- بعد میں سمبوانگا سے مکرم لون صاحب ٹبورا چلے آئے- ذاتی کاروبار شروع کیا- دوکان بھی تھی- اور جیل خانہ کی کینٹین کے سپلائر بھی تھے- سپرنٹنڈنٹ جیل- ڈسٹرکٹ کمشنر اور دوسرے پولیس افسروں کے ساتھ کھلاڑی اور شکاری ہونے کے باعث خاص تعلق تھا اور ہر دلعزیز تھے- ذاتی تعلقات ان افسروں سے بہت گہرے ہو گئے تھے-

خاکسار 1935ء میں پہلی مرتبہ ٹانگانیکا (حال تنزانیہ) گیا- دارالسلام سے ٹبورا- دعوت الی اللہ کی غرض سے اور جماعتی امور کی انجام دہی کے سلسلہ میں ٹبورا کو اہم مرکز بنایا اور سالہا سال خاکسار کا یہاں قیام رہا- خاکسار کے اس عرصہ قیام میں مکرم برادرم محمد اصغر صاحب لون کو چند خصوصی خدمات کی توفیق ملی- لمبا عرصہ اس علاقہ میں رہنے کے باعث اور افریقن کے ساتھ تعلق و رابطہ کی وجہ سے سواحیلی زبان میں انہیں خاصی مہارت تھی لب و لہجہ خاص افریقن کا تھا اور مافی الضمیر بہت احسن انداز میں ادا کرتے- خاکسار مختلف اوقات میں انہیں شروع شروع میں ترجمان کا فریضہ سپرد کرتا- خاکسار کی ابتدائی دعوت الی اللہ کی تقریروں خطبات اور درس و تدریس کا سواحیلی میں ترجمہ کرتے- اردو خوب سمجھتے تھے- خاکسار کی اردو کی کاوش کو سواحیلی میں ماہرانہ انداز میں منتقل کرتے- اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے اچھے ترجمان نصیب کئے ان میں سے ایک یہ بھائی بھی تھے- انگریز افسروں کے ساتھ ان کے خاص تعلقات کے باعث جب شکار کرتے اور بڑے بڑے جانوروں کا شکار کرتے- نیل گائے- ہاتھی- ہرن وغیرہ- پھر ان کا گوشت ٹبورا کی افریقن آبادی میں تقسیم کرتے- اور انگریز افسروں کے گھر بھی بھجواتے- ان کا ہر موقع پر جب بھی شکار کر کے آتے یہ دستور رہا- اس دستور نے ان کے افسروں اور شہر کے لوگوں میں تعلقات کی خاص گہرائی پیدا کر دی تھی- اور یہ سب مکرم اصغر لون صاحب کے تعلق کے باعث خاکسار کا بھی احترام کرتے اور خاکسار کو ان تعلقات کی وجہ سے خاص فائدہ ہوا- جیل خانہ میں لگاتار دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرنے میں خصوصی سہولت حاصل ہوئی- اور بفضل خدا بہت سے افریقن و ایشین کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی- اور ان میں سے بعض کو غیر معمولی سعادت خدمت دین کی نصیب ہوئی- اس لحاظ سے میرا ہمیشہ سے یہ خیال رہا ہے کہ اس خدمت کا جو اس عاجز کو نصیب ہوئی اس کا اجر بفضلہٖ تعالیٰ ان کو بھی ضرور ملے گا-

اللہ تعالیٰ نے مہمان نوازی کا اس بھائی کو خاص جذبہ عطا کیا تھا- اپنوں اور غیروں کی دل کھول کر تواضع کرتے- ٹبورا کے قیام کے دوران جب پاکستان سے مربیان سلسلہ کا ایک وفد آیا- اور سیدھا انہیں خاکسار نے ٹبورا میں کچھ عرصہ کے لئے اپنے ساتھ رکھا تو برادرم اصغر لون صاحب بروقت اور متعدد مرتبہ ان کی خدمت میں مصروف رہے اور مہمان نوازی کا کئی مرتبہ حق ادا کیا- خاکسار کو خوب یاد ہے صبح کی عبادت کے بعد جب خاکسار اپنی قیام گاہ واپس آتا تو میرے ساتھ راستہ میں شمولیت ان کی ہوتی اور اپنے مکان پر لے جاتے اور صبح کی چائے مجھے ضرور پلواتے- شکار کے گوشت اور مچھلی کے ایسے شوقین اور رسیا تھے کہ اوروں کو بھی اور خاکسار کو بھی اس سے مستفید کرتے- اور مہمانوں کو بھی- خاکسار کو بہت باقاعدگی سے گورنمنٹ سیکنڈری سکول میں ہفتہ میں دوبار دینی اخلاقی تعلیم کے لئے جانا ہوتا- اتوار کو ان طلباء کو رخصت ہوتی- کئی طالب علم مشن ہاؤس اور خاکسار کے ہاں ملنے کے لئے آجاتے بھائی اصغر لون صاحب بروقت ان کی تواضع کرتے- اور ہر ممکن ان کی خدمت کرتے-

وقت اور موقع کی نزاکت کو خوب سمجھتے اور بروقت اس وقت کے تقاضے کے مطابق کام کرتے- جن دنوں مکرم شیخ امری عبیدی صاحب دارلسلام شہر کے پہلے افریقین میئر منتخب ہوئے تو دارلسلام کے معزز ایشین شہری اور بعض ایسے محترم شہری جو پہلے میئر منتخب ہوتے رہے مکرم شیخ امری عبیدی صاحب کے طور طریقوں کا اپنے طور پر جائزہ لینے کے لئے مشن ہاؤس آئے مکرم شیخ امری صاحب تو لمبا عرصہ خاکسار کے ساتھ رہ کر ایشین احمدی بھائیوں سے مل جل کر خاص صلاحیت اور قابلیت کے حامل ہو گئے تھے- وہیں ایشین معززین آئے فوراً ان معززین سے بڑے سلیقہ سے ملاقات کی- بھائی لون صاحب نے فوری طور پر ضروری تواضع کا قابل احترام انتظام کیا- اور ان کی شایان شان خدمت کی- بعد میں ان معززین نے اعتراف کیا کہ مکرم امری صاحب تو بہت سمجھدار اور میل جول کے لحاظ سے بہت اونچے آدمی ہیں- حسن اتفاق سے ان دنوں بھائی لون صاحب دار السلام میں تھے انہوں نے بہت چابکدستی سے سب انتظامات کئے- ایسے معاملات میں انہیں اللہ تعالیٰ نے خاص سمجھ عطا کی تھی 1965ء میں جب مشرقی افریقہ کے سارے علاقوں کو آزادی حاصل ہوئی تو محترم بھائی لون صاحب اپنے خاندان سمیت انگلستان چلے آئے- اور خود ایسٹ لندن میں آباد ہوئے- ایسٹ لندن کی جماعت کے خاص فعال کارکن تھے- جب صد سالہ جوبلی کی تقریب کی مبارک ساعت آئی تو بھائی لون صاحب حضرت امام جماعت الرابع کی خدمت میں نہایت دیدہ زیب اور خوبصورت پھولوں کا ہار تیار کر کے لے گئے اور حضرت صاحب کی اجازت سے آپ کو پہنایا حضرت صاحب بھی ان سے خاص پیار اور شفقت کا سلوک فرماتے- جب سے لندن بھائی لون صاحب آئے اپنے حلقہ میں اور جماعت میں خاص احترام سے اپنی خدمات کی وجہ سے معروف رہے-

مورخہ 3- دسمبر جب حضرت صاحب ان کا جنازہ پڑھانے کے لئے بیت الفضل لندن کے سامنے میدان میں تشریف لانے والے تھے تو آپ نے بھائی لون صاحب کے بیٹوں اور عزیزوں کو کئی منٹ تک اپنی ملاقات سے نوازا اور ان سے تعزیت کی- اور ان کی خاص خوبیوں

باقی صفحہ 5 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلخیص و ترجمہ- مخدوم واجد حسیب

الیکٹرانک ڈاک- کامیاب تجارت کا جدید ہتھیار

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر ملے کوئی امیدوار

یہ بات ہمیشہ سے تسلیم شدہ ہے کہ اچھے ذرائع اطلاعات کسی بھی تجارت کی جان ہوتی ہے۔ آج کل کے پاکستانی تاجر بھی دنیا کے دوسرے ممالک کے تجار کی طرح دور جدید کے روز افزوں ترقی یافتہ ذرائع رسل و رسائل سے مستفید ہونے کے خواہشمند رہتے ہیں۔

چنانچہ اس زمانے کا ہر کامیاب تاجر ٹیلیکس۔ موبائل فون۔ فیکس اور کمپیوٹر جیسی جدید مشینوں سے ضرور استفادہ کرتا ہے۔

جدید ٹیکنالوجی مسلسل اپنی خدمات ان لوگوں کے قدموں میں بچھاتی چلی جاتی ہے۔ جو کہ اپنی عقلمندی اور ہوشیاری سے اسے تھام لینے اور اس سے صحیح طور پر استفادہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

بیسویں صدی جہاں سائنسی علوم کی ترقی کی صدی کہلانے کی مستحق ہے وہاں یہ اطلاعاتی صدی بھی کہلائی جا سکتی ہے۔ اس سے مراد ذرائع رسل و رسائل و ذرائع ابلاغ کا بے انتہا پھیلاؤ یعنی ٹیلیفون۔ فیکس کمپیوٹر۔ ریڈیو۔ ٹی وی اور سیٹلائٹ ڈش انٹینا کا بکثرت استعمال ہے۔

ان جدید ذرائع رسل و رسائل کی دن بدن بڑھتی ہوئی ترقی سے دنیا سکڑتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ نہ صرف ہزاروں میل کے فاصلے سیکنڈوں میں طے ہو جاتے ہیں۔ بلکہ گھر بیٹھے پہاڑوں سے اوجھل چیزیں واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہیں اور سات سمندر پار عزیزوں سے ملاقات بآسانی ہو جاتی ہے۔ بلکہ کسی واقعہ کے مشاہدہ کے لئے آپ کا خود وہاں موجود ہونا ضروری نہیں جبکہ وہ واقعہ خود آپ کے سامنے لایا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ گزرے ہوئے لمحات کو بھی تصویری شکل میں قید کیا جا سکتا ہے اور جب چاہے دوبارہ مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

پس آجکل کے دور میں کسی قسم کی اطلاع یا معلومات نہایت قیمتی اور قابل فروخت اثاثہ کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ اطلاعات و معلومات کا حاصل کرنا۔ جمع کرنا۔ تجزیہ کرنا اور ترتیب سے محفوظ رکھنا بذات خود ایک پیشہ بلکہ تجارت بن گئی ہے۔

اسی لئے تجارت میں جو تاجر قبل از وقت اطلاع حاصل کر لیتا ہے وہ اپنے ساتھی تاجروں سے مقابلے میں سبقت لے جاتا ہے۔ اور بے انتہا نفع حاصل کر لیتا ہے۔

یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ کس طرح ایک سیاسی اتار چڑھاؤ کی اطلاع دنیا کے دور دراز ترین علاقے کی تجارت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ موسم کی تبدیلی اور آب و ہوا کے فرق کی اطلاع وغیرہ جو کہ فصلوں کی پیداوار اور اس کے نتیجے میں سپلائی و ڈیمانڈ کے اصول پر تجارت پر کافی اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ تاجر احباب کے لئے اشیاء صرف کے لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے ریٹ اور سٹاک ایکسچینج کے بھاؤ حد درجہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اسی لئے گزشتہ چند سالوں سے تجارت ان اطلاعات پر بہت زیادہ انحصار کرنے لگی ہے۔ جس کے نتیجے میں اطلاعات کے مراکز تک رسائی سے نہ صرف پیداواری صلاحیت بڑھی ہے بلکہ مارکیٹ تک مال پہنچانے کی رفتار بھی تیز ہوئی ہے۔ اس طرح سے صارفین کو اچھی خدمات و سہولیات مہیا کرنا ممکن ہوا ہے۔

ہمارے تاجر احباب ٹیکنالوجی کی ترقی کے تیز رفتار بہاؤ کے ساتھ چلنے اور اس کو جلدی سے اختیار کرنے سے ہی اپنی استعداد و قابلیت کا سکہ منوا سکتے ہیں۔

اب مغربی ممالک کی ترقی یافتہ کمپنیاں اپنے ٹیلیفون اور فیکس نمبروں کے ساتھ "الیکٹرانک ڈاک" کا پتہ بھی شائع کرتی ہیں۔ برقیاتی ڈاک یا الیکٹرانک میل ایک نہایت جدید اور نہایت ہی کم خرچ ذریعہ اطلاعات ہے۔ جس سے نہایت تیزی سے تمام دنیا کے دور دراز کے علاقوں میں چند سیکنڈوں میں رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ الکٹرانک ڈاک کے ذریعے پیغام ایک کمپیوٹر سے دوسرے کمپیوٹر تک عام ٹیلیفون لائن سے ہی پہنچایا جاتا ہے۔ لیکن اس کے استعمال کے لئے آپ کو صرف ایک ٹیلیفون - ایک کمپیوٹر اور ایک "موڈیم" کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر آپ کے پاس پہلے ہی کمپیوٹر ہے تو آپ کو صرف 3000 روپے میں الیکٹرانک ڈاک کا کنکشن مل سکتا ہے۔ اس کے لئے آپ کو نہ ہی فون اور نہ کمپیوٹر مکمل طور پر وقف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ ان دونوں کو معمول کے مطابق دوسرے استعمال میں بھی لایا جا سکتا ہے۔ اگرچہ آپ ایک کمپیوٹر سے دوسرے کمپیوٹر پر براہ راست دنیا کے کسی خطے میں بھی رابطہ کر سکتے ہیں لیکن بہتر یہی ہوتا ہے کہ آپ کا کمپیوٹر کسی برقیاتی مواصلاتی نظام سے منسلک ہو۔ یہ برقیاتی مواصلاتی نظام ایک ڈاکخانہ کی مانند ہوتے ہیں جو کہ ہر طرح کی برقیاتی ڈاک وصول کرتے اور درج شدہ ایڈریس کے مطابق بروقت تقسیم کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ یو۔ایس۔اے (U.S.A) کا انٹرنیٹ نامی نظام دنیا میں نہایت مقبول سمجھا جاتا ہے۔ پاکستان میں اس قسم کے نظام کا پہلا ادارہ جو برقیاتی ڈاک کی خدمات مہیا کرتا ہے۔ Nargis نامی نظام ہے۔ جو کہ ڈاکٹر عثمان انور اور عمران انور برادران نے قائم کیا ہے۔

لیکن اب کئی دوسرے ادارے بھی معرض وجود میں آ چکے ہیں۔ جن میں سب سے زیادہ تر Internet کے ساتھ ہی منسلک ہیں۔

اس قسم کی خدمات مہیا کرنے والے آپ کو کمپیوٹر میں استعمال کے لئے ایک سافٹ ویر دیتے ہیں۔ جب آپ نے کوئی پیغام دینا ہو تو پہلے آپ پیغام کو مرتب کر کے تیار کرتے ہیں۔ جس میں مکتوب الیہ کا برقیاتی ڈاک کا پتہ اور اپنا بھی اسی قسم کا مکمل پتہ درج ہوتا ہے۔ اگر آپ کے خطوط یا پیغامات ایک سے زیادہ ہوں تو ہر ایک کو الگ الگ ترتیب دیا جاتا ہے۔ اور جب آپ کی ڈاک ترسیل کے لئے تیار ہو جائے تو آپ کو اپنا "الیکٹرانک میل سروس" کا نمبر ڈائل کرنا ہوتا ہے بلکہ درحقیقت آپ کو اپنے کمپیوٹر میں دیئے ہوئے سافٹ ویر میں درج مختلف نمبروں میں سے مطلوبہ نمبر کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ اس کے بعد کمپیوٹر خود بخود ہر کام حتیٰ کہ فون نمبر بھی خود ہی ڈائل کرے گا۔ موڈیم (Modem) اور سافٹ ویر کا نظام مکتوب الیہ کے کمپیوٹر سے رابطہ کرے گا۔ اور اس طرح آپ کی ارسال کردہ ڈاک یا فائلیں وہاں منتقل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ وصول کنندہ کمپیوٹر ایک ڈاک خانے کا کام کرتا ہے۔ اور فوری طور پر چیک کر کے متعلقہ پیغامات متعلقہ مکتوب الیہ کے کمپیوٹر کو ٹرانسفر کر دیتا ہے۔

پھر بڑی خوبی یہ کہ آپ کو اپنی ڈاک وصول کرنے کے لئے ہر وقت کمپیوٹر پر بیٹھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ حتیٰ کہ تمام وقت کمپیوٹر کو آن رکھنے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ تمام ڈاک لوکل میل بکس میں پڑی رہتی ہے۔ اور جب آپ کو آسانی ہو کمپیوٹر آن کر کے ڈاک وصول کی جا سکتی ہے۔ اس ڈاک کو بھیجنے اور وصول کرنے پر کل خرچ صرف ایک لوکل کال کا خرچ بمع معمولی سی رقم الیکٹرانک میل سروس کی فیس کے طور پر ہوتا ہے۔ یہ فیس آپ کے ارسال کردہ پیغامات کے حجم کے مطابق ہوتی ہے۔ تاہم کیا صرف پانچ روپے میں ایک ہزار الفاظ پر مشتمل پیغامات دنیا کے کسی بھی خطے میں چند منٹوں میں پہنچا دینا ایک سستا ترین ذریعہ نہیں؟

جب آپ کوئی اطلاع کمپیوٹر کے ذریعہ بھیجتے ہیں تو یہ نہایت درجہ تیز رفتاری سے سفر کرتی ہے۔ اور اس کی رفتار کی شرح ٹیلیفون لائن کی عمدگی اور "موڈیم" کی کارکردگی پر منحصر ہوتی ہے۔ اس طرح کمپیوٹر کے ذریعہ ارسال کردہ اطلاعات نہ صرف نہایت برق رفتار بلکہ ٹیلیکس اور فیکس وغیرہ کے مقابلہ میں کئی گنا ارزاں ذریعہ مواصلات ثابت ہوا ہے۔ برقیاتی یا الیکٹرانک میل کے ذریعہ آمدہ پیغامات کو نہ صرف کمپیوٹر سکرین پر لکھا ہوا دیکھا جا سکتا ہے۔ بلکہ پرنٹ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور دوسری جگہ بھی منتقل ہو سکتا ہے۔

پس اس ذریعہ مواصلات سے آپ فوری طور پر نہایت قیمتی اعداد و شمار حاصل کر سکتے ہیں۔ کانفرنسیں منعقد کر سکتے ہیں۔ ہر قسم کی معلومات کا تبادلہ کر سکتے ہیں۔ اس طرح اپنے مسائل کا فوری حل ڈھونڈ سکتے ہیں الیکٹرانک میل کے ذریعہ دوسرے ممالک میں مقیم پاکستانی اپنے وطن کے اخبارات اسی وقت وہاں پڑھ سکتے ہیں جس وقت ہم پاکستان میں بیٹھ کر اپنے اپنے وطن کے اخبار پڑھ رہے ہوتے ہیں۔

اس لئے تاجر احباب خاص طور پر وہ لوگ جن کے پاس پہلے ہی کمپیوٹر موجود ہیں وہ صرف ایک موڈیم حاصل کر کے الیکٹرانک ڈاک کے نظام سے منسلک ہو سکتے ہیں اور جلد از جلد زیادہ سے زیادہ معلومات و اطلاعات حاصل کر سکتے ہیں۔ جب دنیا کو ایک دفعہ الیکٹرانک ڈاک سے واقفیت ہو جائے گی تو اس کی افادیت خود بخود کھل کر سامنے آتی جائے گی۔ اور خدائے قادر و توانا کی عطا کردہ عقل کے کرشمے نظر آنے لگیں گے۔

بقیہ صفحہ 4

اور خلوص کا ذکر فرمایا۔ جنازہ میں بڑی کثرت سے انگلستان بالخصوص لندن و جلنگھم اور ایسٹ لندن کے احباب نے شرکت کی صف اول میں ان کے بچے۔ عزیز اور اقرباء موجود تھے۔ خاکسار امریکہ سے بروقت پہنچا۔ حضرت صاحب جنازہ کے لئے تشریف لائے تو از راہ شفقت خاکسار کو دیکھ کر مصافحہ سے مشرف فرمایا اور فرمانے لگے شیخ صاحب آپ پہنچ گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی بخشش فرمائے اور جنت میں داخلہ نصیب ہو۔ بعد میں احمدیہ قبرستان میں متعدد احباب نے تدفین میں شرکت کی۔ تدفین کے بعد دعا خاکسار نے کرائی بھائی کی بخشش کے لئے اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہونے کے لئے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے ان کے جملہ لواحقین اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور سب کو نیکی و تقویٰ کی زندگی نصیب کرے۔

آپ کا خط ملا

○ مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں۔

امید ہے آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہوں گے الفضل کا سالانہ نمبر پڑھنے کا موقعہ ملا۔ اس میں امسال آپ نے چند بزرگان سلسلہ کے حالات اختصار کے ساتھ شائع کئے ہیں۔ الفضل میں بزرگان کی یہ یاد کا سلسلہ خاکسار کو پسند آیا ہے۔ اس سے ہماری آنے والی نسلوں اور جوان ہوتی ہوئی نسل کو اپنے بزرگان کے حالات اور

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا میں پاکستانی فوجی

بوسنیا کے امن معاہدے پر عمل در آمد کے لئے جو کثیر الملکی فوج بھیجی گئی ہے اس میں پاکستانی فوجی بھی شامل ہیں۔ یہ پاکستانی فوجی آج کل فنڈز کی کمی کا شکار ہیں۔ ان کا مالی مسئلہ حل ہو جانے کے بعد یہ پوری سرگرمی سے امن کے قیام میں مدد دے سکیں گے۔

بعض نامعلوم ذرائع سے پاکستانی فوجیوں کا مالی مسئلہ حل ہو جانے کے بعد پاکستانی فوجی بوسنیا میں اپنی تعداد میں اضافہ کر رہے ہیں اور امریکہ کے زیر انتظام شمال مشرقی علاقے میں اپنی فوج کو دوبارہ متعین کر رہے ہیں۔ یہاں سے وہ جنوب مشرق کے سیکٹر میں جائیں گے جہاں پر وہ برطانوی کمانڈر کے ماتحت آجائیں گے۔

کثیر الملکی فوج کے ایک کمانڈر نے سرائیوو میں بتایا کہ پاکستانی فوجیوں کو فنڈز کی کمی کے مسائل درپیش تھے لیکن اب یہ مسئلہ قریباً حل ہو گیا ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ پاکستانی فوجیوں کے مالی مسائل کس نے حل کئے ہیں۔ جن قوموں کو بوسنیا میں فنڈز کی کمی کے مسائل درپیش ہیں وہ نیٹو کی افواج سے رابطہ کرتی ہیں۔

کمانڈر بولاک نے بتایا کہ کسی ذریعے نے پاکستانیوں کے مالی مسائل حل کئے ہیں۔ لیکن یہ کام برطانیہ نے نہیں کیا ہے۔

پاکستانی فوج کی ایک بٹالین اقوام متحدہ کی امن قائم کرنے والی فوج کا ایک حصہ تھی۔ اس فوج نے اب اپنے زیر قبضہ علاقوں کی نگرانی کا کام کثیر الملکی فوج کو سونپ دیا ہے۔ پاکستانی فوجیوں کی تعداد 2 ہزار ہے۔ اور اب ان کو کثیر الملکی فوج کے تحت زیادہ اہم ذمہ داریاں سونپی جا رہی ہیں۔

برطانوی سیکٹر کے ترجمان نے امید ظاہر کی ہے کہ پاکستانی افواج اپنے سابقہ علاقے سے تبدیل ہو کر نئی جگہوں تک دس دن کے اندر اندر پہنچ جائیں گے۔ حتیٰ کہ شمال مشرق علاقوں میں سے تمام پاکستانی فوجی جنوب مشرقی علاقے میں پہنچ جائیں گے۔

○○○

لبنان کے بارے میں اسرائیلی وقف میں نرمی

اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر شمعون پیریز کی انتہائی کوشش ہے کہ وہ شام اور لبنان کے ساتھ امن سمجھوتہ کر لیں۔ چنانچہ اب اسرائیل نے اس بات پر آمادگی ظاہر کر دی ہے کہ لبنان میں شامی فوج برقرار رہے۔ بشرطیکہ لبنان اور اسرائیل کے بارڈر کی سلامتی کا یقین حاصل ہو جائے۔

لبنان کا مستقبل کبھی بھی اسرائیل کے لئے زیادہ بڑا مسئلہ نہیں رہا۔ اس وقت امریکہ کے شہر میری لینڈ میں شام اور اسرائیل کے درمیان جو بات چیت جاری ہے اس میں اصل زور شام اور اسرائیل کی سرحد پر واقع گولان کی پہاڑیوں سے اسرائیلی فوجوں کا انخلاء پر ہے۔ جس کے جواب میں شام اسرائیل کے ساتھ مکمل امن سمجھوتہ طے کرنے کو تیار ہے۔ لیکن شام اور اسرائیل اور ان کے امریکی مصالحت کنندگان اس بات کی اہمیت سے بھی غافل نہیں ہیں کہ لبنان کے بارے میں کوئی نہ کوئی بات طے ہو جانی ضروری ہے۔ اس کے بغیر شام اور اسرائیل کے درمیان پائیدار امن قائم ہونا ممکن نہیں ہے۔

ایک اسرائیلی ترجمان نے کہا کہ اسرائیل کی ترجیح تو یہی ہے کہ لبنان کو شام کے اثر سے آزاد ملک بنا دیا جائے۔ لیکن اگر شام اس بات پر مصر ہے کہ وہ ماضی کی طرح لبنان پر اپنا کنٹرول برقرار رکھے گا تو اسرائیل کو اس بات کی ضمانت حاصل ہونی چاہئے کہ لبنان کی سرحدوں کو اسرائیل کے خلاف گوریلا حملوں کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا۔

امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان نکولس برنز جنہوں نے اسرائیل شام مذاکرات کی تفاصیل کو خفیہ رکھا ہوا ہے۔ اور اسی مقصد کے لئے انہوں نے ایک دور دراز کے تنہا مقام کا انتخاب اس بات چیت کے لئے کیا تھا۔ انہوں نے اس بات پر کوئی تبصرہ کرنے سے اجتناب کیا کہ امریکہ لبنان پر شام کا اثر رسوخ برقرار رکھنا چاہتا ہے یا نہیں۔ انہوں نے شام کی خود مختاری اور اس ملک سے بیرونی فوجوں کی واپسی کے مسئلے پر بھی کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ مسٹر برنز نے کہا کہ اس وقت جبکہ تمام مسائل زیر بحث ہیں میں کسی بھی معاملے پر کوئی رائے دینا مناسب خیال نہیں کرتا۔

لبنان جس کو صدیوں سے بیرونی فوجوں نے اپنی آماجگاہ بنائے رکھا ہے اور جو حال ہی میں ایک طویل خانہ جنگی سے فارغ ہوا ہے اس کو اسرائیل شام معاہدہ ایک کڑوی گولی کی طرح قبول کرنا پڑے گا۔

لبنان کو کبھی بھی اپنی بات خود نہیں کرنے دی گئی۔ اپنی جگہ پر یہ لبنان کی بد قسمتی ہے۔ لبنانیوں میں یہ احساس موجود ہے کہ ان کی آزادی کو نہ تو قبول کیا جاتا ہے اور نہ اس کا احترام کیا جاتا ہے۔

حالیہ برسوں میں شامی افواج نے ملک میں موجود عیسائیوں کے مراکز کو تہس نہس کر دیا اور ان کی ملکی معاملات میں طویل بالادستی کا خاتمہ کر دیا گیا۔ بہت سے لبنانی، خصوصاً عیسائی باشندے شام کے لبنان میں موجود اثر رسوخ سے نالاں رہتے ہیں۔

ماضی میں عراق کے خلاف مغربی ملکوں کی افواج میں شام کی شمولیت کے انعام کے طور پر امریکہ کے سابق صدر مسٹر بش نے لبنان کی خود مختاری کو بدستور کھوکھلا بنائے رکھا۔ اور لبنان کو اسی طرح نظر انداز کئے رکھا جس طرح سے ماضی میں کیا جاتا تھا۔

1991ء میں جب حالیہ شام اسرائیل رابطہ شروع ہوا اس وقت بھی شام کے لبنان پر اثر رسوخ کو تسلیم کیا گیا۔ اور یہ کہا گیا کہ ہم جانتے ہیں کہ لبنان صدر اسد کی منظور کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا۔

اس باہمی تعلق سے دونوں ملکوں کو فائدہ بھی پہنچا ہے۔ شامی افواج نے ملک میں دوبارہ خانہ جنگی کی آگ بھڑکائے جانے سے روک دی اور لبنان کی بکا وادی کی تجارت نے شام کی گرتی ہوئی معیشت کو سہارا دیا۔ دونوں ملکوں کا مفاد اسی میں نظر آتا ہے کہ شام کو لبنان سے نہ نکالا جائے۔

دوسری طرف یہ صورت حال ہے کہ گولان کی پہاڑیوں کا شدید تنازعہ ہونے کے باوجود شام اسرائیل تنازعہ پر امن ہے جبکہ اسرائیل کا جنوبی بارڈر جو لبنان سے ملتا ہے وہ چھاپہ مار حملوں کا ذریعہ بنا رہتا ہے جو اسرائیل کے لئے ایک مستقبل درد سر ہے۔

ایران کی حمایت سے اور شام کی خاموش یا درون پردہ رضامندی سے حزب اللہ گوریلے جنوبی لبنان کی آبادیوں پر راکٹوں سے حملے کرتے رہتے ہیں۔

شام کے ساتھ امن قائم کرنے کے ساتھ ساتھ اسرائیل کی یہ بھی ضرورت ہے کہ لبنان کی سرحد پر امن قائم ہو جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسرائیلی وزیر اعظم نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ جنوبی سرحد سے اپنی فوج واپس بلالیں گے جو حزب اللہ کے حملوں سے فوجیوں کی ہلاکت کا شکار بنی رہتی ہے۔

○○○

افغان دھڑوں میں صلح کی کوشش

حاجی قدیر جو افغانستان میں صوبہ ننگر ہار کے گورنر ہیں اور موجودہ وقت میں مختلف افغانی دھڑوں میں صلح کی کوشش کر رہے ہیں نے کہا ہے کہ افغانی قوم خود اپنے معاملات طے کرے گی اور اپنے مستقبل کے متعلق بھی خود ہی فیصلہ کرے گی کسی بیرونی شخص کو اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ افغانستان کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کرے گذشتہ اتوار کے روز افغانی حکومت نے کہا کہ وہ صلح کے سلسلے میں گفت و شنید کے لئے اپنا پہلا وفد طالبان کے پاس بھیجے گی جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے چند روز ہوئے صدر پروفیسر برہان الدین ربانی نے اعلان کیا تھا کہ وہ خود مختلف دھڑوں کے پاس جا کر امن کی کوشش کرنا چاہتے ہیں۔

○○○

سعودی بم دھماکہ

قارئین کو یاد ہو گا کہ کچھ عرصہ قبل سعودی عرب میں ایک امریکی مرکز کے باہر ایک بم پھٹا تھا جس کے نتیجے میں کچھ افراد مارے گئے تھے اگرچہ بم کی کارروائی کے سلسلے میں کوئی گرفتار تو نہیں ہوا لیکن کوشش جاری ہے۔ ایک اور ملک کے شدت پسندوں نے کہا ہے کہ وہ سعودی عرب میں امریکی لوگوں پر اس وقت تک حملے جاری رکھیں گے جب تک کہ وہ سب کے سب سعودی عرب سے نکل نہیں جاتے۔

○○○

کراچی دہشت گردی

کراچی میں جو دہشت گردی جاری ہے اس نے اب ایک نیا رخ اختیار کیا ہے ایک بھری بس میں بم کا دھماکہ ہوا جس سے دس مسافر ہلاک ہو گئے اور پینتیس زخمی ہوئے کہا جاتا ہے کہ پچیس کی حالت تشویشناک ہے یہ پہلا موقع ہے کہ بس کے اندر بم پھٹا ہے گویا کہ اس طرح کراچی کے باشندوں کو بس میں سفر کرنے سے بھی ڈر لگے گا اور اس سے روزمرہ کا کاروبار مزید متاثر ہو گا۔

بقیہ صفحہ 5

ان کے تعلیمی و تربیتی کارناموں سے واقفیت ہو گی۔ اور اپنی تاریخ سے ایک ربط پیدا ہو گا امید ہے آپ آئندہ بھی اس قسم کے مضامین کی اشاعت جاری رکھیں گے۔ خاکسار نے یہ مضمون اپنے بچوں سے پڑھوایا ہے۔ تاکہ ان کو ان بزرگوں کے حالات سے واقفیت ہو۔

مقابلہ سالانہ مضمون نویسی اطفال

الاحمدیہ پاکستان

○ ششماہی اول کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان ہے۔

"حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب"

مضمون بھجوانے کی آخری تاریخ 31- مارچ 1996ء ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ ولایت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعزیز گکھڑ صاحب کارکن دفتر ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ کے گردے کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورخہ 96-1-8 کو ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم صوبیدار صداقت احمد صاحب محلہ ناصر آباد ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور تین دن تک ICU میں زیر علاج رہنے کے بعد میڈیکل وارڈ میں منتقل ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

نکاح ورخصتی

○ عزیزہ مکرمہ زاہدہ عزیز کا نکاح مورخہ 95-12-19 کو بیت مبارک میں مکرم ظفر احمد صاحب محلہ دارالفضل ربوہ کے ساتھ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھا اور مورخہ 95-12-22 کو رخصتی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے مبارک فرمائے۔

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ عطیۃ العلیم سعدیہ گل دختر صوبیدار ریٹائرڈ محمد عبدالسمیع گل صاحب جو کہ مکرم چوہدری محمد حسین گل صاحب نائب امیر ضلع اوکاڑہ کی پوتی اور صوبیدار ریٹائرڈ محمد مجید احمد صاحب کی نواسی ہیں) کا نکاح مکرم ڈاکٹر رؤف احمد سندھو صاحب ابن مکرم محمود احمد سندھو صاحب دارالنصر غربی سے مورخہ 24- نومبر 1995ء بعد عصر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے بعوض پچاس ہزار حق مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا باعث بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مورخہ 29 دسمبر 1995ء جماعت احمدیہ مسن باڈھ ضلع لاڑکانہ کے خادم مکرم اصلاح محمد دائمہ بعمر ستائیس سال ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے ان کا جنازہ مکرم بشارت احمد صاحب کوثر معلم وقف جدید نے پڑھایا اور تدفین مقامی احمدیہ قبرستان میں عمل میں آئی ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے

فارغ شدہ کارکنان کے لئے ضروری

اعلان

○ صدر انجمن احمدیہ کے وہ کارکنان جو ملازمت سے پنشن پر یا دوسری وجوہ سے فارغ ہو چکے ہیں اور انہوں نے اپنا P.F وصول نہیں کیا۔ وہ فوری طور پر اپنے سابقہ متعلقہ دفتر کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوا کر اپنا P.F وصول کر لیں۔ بصورت دیگر ایک ماہ کے انتظار کے بعد ان کی موجودہ رقم ریفنڈ خزانہ کر دی جائے گی۔

(افسر پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم ڈاکٹر اقبال احمد صاحب بابت ترکہ مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب)

مکرم ڈاکٹر اقبال احمد صاحب پیرس ہسپتال پوسٹ بکس نمبر 135 راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم مرزا عبدالرحمان صاحب (وصیت نمبر 9690) بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 24/24 واقع محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ ایک کنال 55 مربع فٹ ان کے ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- مکرم مرزا اقبال احمد صاحب (بیٹا)
2- مکرم مرزا عزیز احمد صاحب (بیٹا)
3- مکرم مرزا نصیر احمد صاحب (بیٹا)
4- مکرم مرزا مبشر احمد صاحب (بیٹا)
5- محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
6- محترمہ نزہت بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء)

○ ششماہی اول کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان ہے۔
"حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب"
مضمون بھجوانے کی آخری تاریخ 31- مارچ 1996ء ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

احباب محتاط رہیں

○ ایک نوجوان جس کا جسم دبلا پتلا ہے۔ اپنا نام مرزا عامر اقبال اور والد کا نام مرزا عاشق حسین بتاتا ہے۔ گلی ماسٹر اکرام والی۔ آبادی رمضان پورہ گوجرانوالہ کا رہائشی ہے۔ اس کے پاس مختلف مربیان و امراء کے پتہ جات ہیں۔ ان کا نام استعمال کر کے اور اپنے آپ کو احمدی ظاہر کر کے احباب جماعت سے پیسے مانگتا ہے۔ کئی جگہوں سے اس کی شکایات موصول ہو چکی ہیں۔ احباب محتاط رہیں۔

(نظارت امور عامہ)

احمدی طالبہ کی نمایاں کامیابی

○ مکرمہ سعدیہ ماہ آفریدہ صاحبہ بنت مکرم ملک رفیق احمد صاحب آف ربوہ نے ایم اے عربی کے امتحان 1993ء منعقدہ 1994ء میں 830/1000 نمبر حاصل کر کے پنجاب یونیورسٹی میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

(نظارت تعلیم)

والدین اور سیکرٹریان

وقف نو توجہ فرمائیں!

○ والدین جب اپنے بچے کی منظوری کے لئے کوائف فارم بھجوائیں اور اس سے پہلے بھی ان کا کوئی بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہو تو اس کا حوالہ نمبر بھی لکھا کریں لیکن نیا شامل ہونے والا بچہ یا بچی اس حوالہ نمبر کے تحت اسی وقت شمار ہو گا جب اس کی منظوری لندن سے ہو جائے گی۔ منظوری ہونے تک نئے بچے کو پہلے بچے کے حوالہ نمبر کے تحت شمار نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے والدین بھی منظوری ملنے تک نئے بچے کے کوائف کے ساتھ پہلے بچے کا حوالہ نمبر نہ لکھا کریں۔

سیکرٹریان وقف نو سے گزارش ہے کہ وہ سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم وکالت وقف نو کو بھجوانے سے پہلے اس بات کی تسلی کر لیا کریں کہ کیا والدین نے تمام خانے پر کر دیئے ہیں یا نہیں اگر نہیں تو مکمل کروائیں۔ نیز بچے کا حوالہ نمبر ضرور درج کریں۔ اور وقف قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش والا خانہ بھی ضرور پر کروائیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کی نئی ڈائرکشن

نئے اوقات کار

○ (1) 8 جنوری سے درج ذیل سیٹلائٹ پر Test نشریات کا آغاز ہو گا۔ یہ ٹرانسمیشن 8 جنوری اور 9 جنوری کو شام ساڑھے چار بجے سے ساڑھے سات بجے ہوں گی۔ اس کے لئے ڈش کی پوزیشن حسب ذیل ہو گی۔

66°E اور فریکوئنسی 1390 ہو گی
Audio فریکوئنسی نمبر 1- 6.50
Audio فریکوئنسی نمبر 2- 7.02
Elevation 50-60 ہو گی۔

(2) 10 جنوری 1996ء سے نئے سیٹلائٹ پر باقاعدہ نشریات آغاز ہو گا۔ ان نشریات کے اوقات حسب ذیل ہوں گے۔

(1) روزانہ شام سات بجے سے رات دس بجے تک ماسوائے جمعہ

(2) جمعہ کے روز شام چھ بجے سے رات نو بجے تک

(3) رمضان کے دوران 96-1-22 سے 96-2-22 تک نشریات کے اوقات حسب ذیل ہوں گے۔

روزانہ دوپہر ساڑھے چار بجے سے شام ساڑھے سات بجے تک۔

(نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

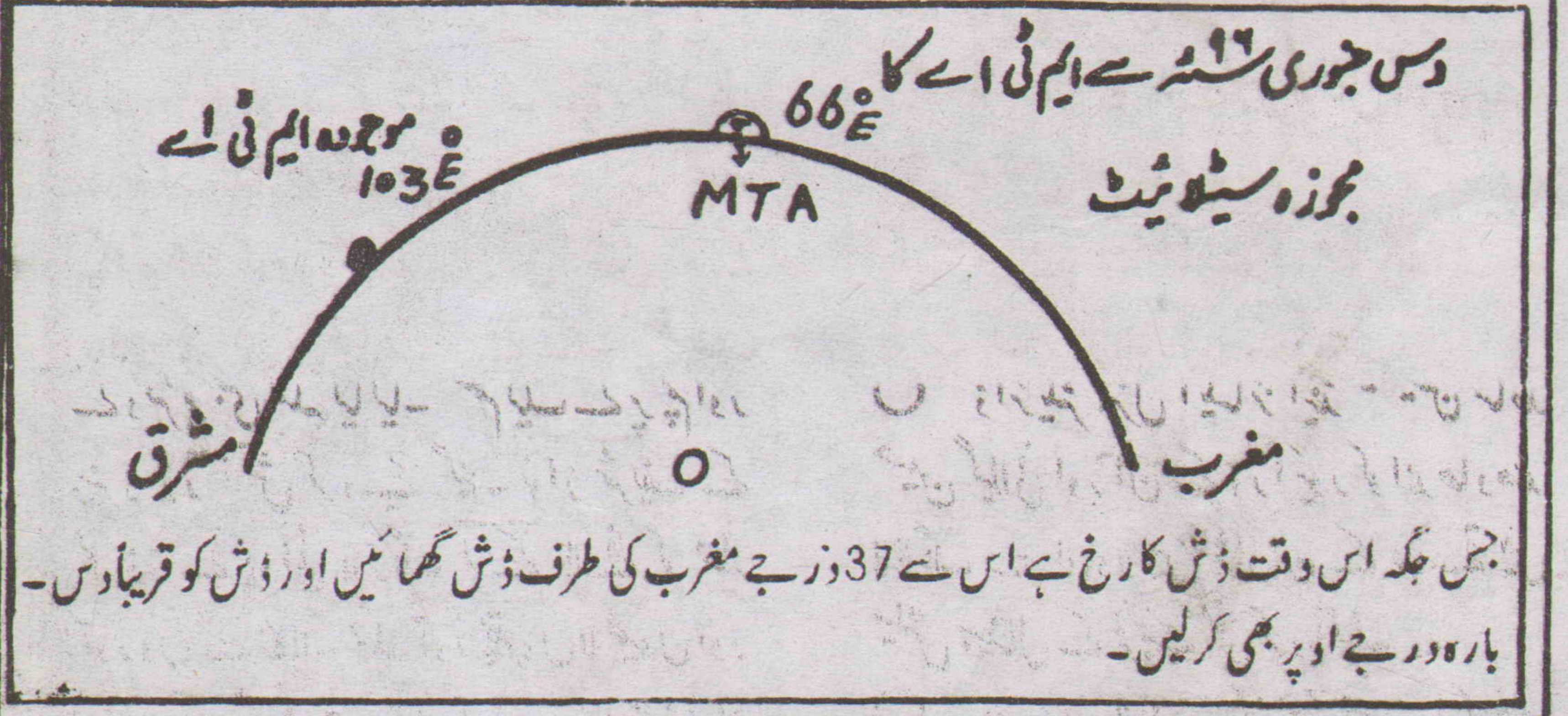

جس جگہ اس وقت ڈش کا رخ ہے اس سے 37 درجے مغرب کی طرف ڈش گھمائیں اور ڈش کو قریباً دس۔ بارہ درجے اوپر بھی کر لیں۔

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 10- جنوری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ سوات میں تحریک نفاذ شریعت کے حامیوں اور پولیس کے درمیان پھر جھڑپیں شروع ہو گئیں- پلوں اور پہاڑوں پر مورچے سنبھال لئے گئے- فورسز نے سڑکوں کی ناکہ بندی کر دی- مٹہ سب ڈویژن میں تمام سڑکوں پر ٹریفک معطل کر دی گئی- مسلح تصادم میں تحریک کا ایک کارکن جاں بحق ہو گیا جبکہ دو زخمی ہوئے- فورسز نے علاقے کو گھیرے میں لے کر تحریک نفاذ شریعت کے جھنڈے اتارنے شروع کر دیئے ہیں- مٹہ کے علاقے وینٹے کے مقام پر تحریک کے کارکنوں نے ایک بڑے جلسے کا اہتمام کیا تھا- پولیس نے ان کو روکنے کی کوشش کی تو تحریک کے کارکنوں اور پولیس کے درمیان تصادم ہو گیا- پولیس نے تحریک کے کئی کارکنوں کو گرفتار کر لیا ہے پولیس اور فرنٹیئر کانسٹیبلری نے سارے علاقے کو گھیر لیا ہے- تحریک کے ارکان نے ایک بکتر بند گاڑی پر بھی اندھادھند فائرنگ کی-

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہمیں ایٹمی دھماکہ کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی- بھارت نے اگر دوسرا ایٹمی دھماکہ کیا تو ہم اچھی طرح سوچ سمجھ کر نپا تلا جواب دیں گے- تاہم انہوں نے کہا کہ امید ہے کہ ہمیں جوابی قدم اٹھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی- ہم 21 ویں صدی میں پر امن طور پر داخل ہونا چاہتے ہیں- انہوں نے کہا کہ میں بھارت کے حکام کی اس بات کو اہمیت دیتی ہوں جس میں انہوں نے کہا تھا کہ بھارت ایٹمی دھماکہ نہیں کر رہا-

○ سندھ میں پیپلز پارٹی کے گڑھ ہالہ میں نواز شریف کے قافلے پر پیپلز پارٹی کے حامیوں نے حملہ کر دیا- مسٹر نواز شریف وفاقی وزیر مخدوم امین فہیم کے آبائی شہر میں مسلم لیگ کے دفتر کا افتتاح کرنے اور جلسے سے خطاب کے بعد شاہ عبداللطیف بھٹائی کے مزار پر حاضری دینے کے لئے جا رہے تھے کہ مسلح لوگ ان کے قافلے پر ٹوٹ پڑے- حملہ آور گندگی اور ٹماٹر پھینکتے رہے- گاڑیوں کے شیشے ٹوٹ گئے- اسماعیل راہو اور تہمینہ دولتانہ سمیت 30 کارکن زخمی ہو گئے- حملہ آور مسلم لیگ (ن) کی انتخابی مہم کے رابطہ سیکرٹری کو اغوا کر کے لے گئے- مسلم لیگ کے دفتر پر بھی حملہ کیا گیا- مسلم لیگ کے پرچم اور بینرز نذر آتش کر دیئے گئے- نواز شریف کے گارڈز نے ہوائی فائرنگ کر کے قافلے کو حملہ آوروں سے نکالا- حملہ آور پتھروں لاٹھیوں اور ڈنڈوں سے مسلح تھے- حملہ آوروں نے مسٹر نواز شریف کی گاڑی کے شیشے بھی توڑ دیئے- مسلم لیگ (ن) کے اہلکاروں نے الزام لگایا ہے کہ پولیس نے حملہ آوروں کو روکنے کے لئے کچھ نہیں کیا- انتظامیہ تماشا دیکھتی رہی- بعد ازاں ایس ڈی ایم نے گرفتار شدہ گان کو بھی رہا کروا دیا- اس سے قبل ہالہ میں مسلم لیگ (ن) کے دفتر کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر نواز شریف نے کہا تھا کہ ہالہ اب پیپلز پارٹی کا نہیں بلکہ مسلم لیگ کا گڑھ بن چکا ہے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ الطاف سمیت جو بھی تقسیم کی بات کرے گا وہ ہمارا اہم سفر نہیں ہو گا- سندھ کے شہری اور دیہاتی عوام حالت جنگ میں زندگی گزار رہے ہیں- ہم سندھ اور پاکستان کی تقسیم نہیں چاہتے- انہوں نے الزام لگایا کہ وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر دہشت گردی کے مرتکب ہو رہے ہیں- سلگتے شعلوں سے ٹھنڈی ہوا نہیں آ سکتی-

○ ایم کیو ایم کے ارکان اسمبلی کے وفد نے امریکی محکمہ خارجہ کے عہدیداروں سے ملاقات کی- واشنگٹن میں ایم کیو ایم کے اس وفد نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ کراچی میں منتخب نمائندوں کو بھی رہنے نہیں دیا جا رہا-

○ ایم کیو ایم کے ترجمان مسٹر اجمل دہلوی نے لندن میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مہاجروں کی پر امن جدوجہد جمہوری حقوق کے حصول تک جاری رہے گی- مسٹر اشتیاق اظہر نے کہا کہ انسانی حقوق کی تنظیمیں مہاجروں پر مظالم کا جائزہ لینے کے لئے اپنے نمائندے کراچی بھیجیں-

○ وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ نواز الطاف سمجھوتے کا مقصد حکومت کی امن کوششوں کو نقصان پہنچانا ہے انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ امید ہے الطاف حسین مذاکرات کی میز پر واپس آ جائے گا- یہی ان کے مقاصد کے حصول کا واحد ذریعہ ہے-

○ کراچی میں پیپلز پارٹی کے تین عہدیداروں کو اغوا کر کے دو کو قتل کر دیا گیا- جبکہ تیسرا شدید زخمی ہوا- تینوں کو مسلح افراد نے باری باری گھروں سے جا کر اغوا کیا- کراچی میں کرائے بڑھانے پر چار بسوں کو نذر آتش کر دیا گیا-

○ بلوچستان سیکرٹریٹ میں ہڑتال جاری ہے- ڈپٹی سیکرٹری سمیت 7- ملازمین کو گرفتار کر لیا گیا- ملازمین نے کہا ہے کہ مطالبات پورے ہونے تک ہڑتال جاری رہے گی-

○ ڈائریکٹر جنرل ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ساجد حسین گیلانی اور ان کے ڈرائیور کو اندھادھند فائرنگ سے لاہور میں شادمان کے علاقے میں مینٹل ہسپتال کے قریب قتل کر دیا گیا-

○ سابق وزیر خزانہ ڈاکٹر مبشر حسن نے کہا ہے کہ بھارت سے تجارت ہماری کمٹ منٹ ہے- انہوں نے کہا کہ جس فورم کے تحت بھارت سے دانشوروں کے رابطے ہیں اس کی کوئی بات حکومت کی ایماء پر نہیں ہو رہی- تاہم بھارت سے روابط اور وفود کے تبادلے یہ ساری باتیں متعلقہ حکام کے علم میں ہیں-

○ بیگم شفیقہ ضیاء الحق کی تدفین کے بعد ایصال ثواب کے لئے قرآنی خوانی میں حکومت کی نمائندگی وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کی-

○ پنجابی فلموں کے افسانوی شہرت کے حامل اداکار مسٹر سلطان راہی کو نامعلوم ڈاکوؤں نے گوجرانولہ کے قریب سمن آباد چونگی کے پاس گولی مار کر ہلاک کر دیا- اور ان کے بریف کیس میں سے 20 ہزار روپے لوٹ لئے- مسٹر سلطان راہی پاکستان میں عرصہ 28 سال سے پنجابی فلموں کے واحد سب سے بڑے اور سب سے مہنگے ہیرو تھے- پاکستان کے اخبارات نے ان کے قتل کی خبر کو غیر معمولی اہتمام سے شائع کیا ہے- اور اکثر اخبارات کا پہلا صفحہ قریباً سارا اسی تذکرہ سے بھرا ہوا ہے- ان کو فلم انڈسٹری کا بے تاج بادشاہ کہا جاتا تھا- پنجابی فلموں کے ہیرو کے قتل کی خبر سن کر سینکڑوں لوگ سول ہسپتال گوجرانوالہ پہنچ گئے- پولیس کو امن و امان قائم رکھنے کے لئے کئی بار لاٹھی چارج کرنا پڑا- ان کی عمر 54 سال تھی انہوں نے قریباً 300 فلموں میں کام کیا 5 حج کئے 21 مساجد بنوائیں اور اب حال ہی میں نماز کے بارے میں اپنی ایک کیسٹ ریلیز کی تھی-

○ بے نظیر بھٹو کے بھائی میر مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ بے نظیر نے مجھ سے تقسیم سندھ کی بات کی تھی لیکن میں نے انکار کر دیا- اسی نکتے پر اختلافات بڑھے- یہ راز کی بات تھی جو میں آج افشا کر رہا ہوں- انہوں نے الزام لگایا کہ اسلام آباد میں رشوت کا بازار گرم ہے- شوہر پیسہ پیسہ اور بیگم کرسی کرسی کی تسبیح پڑھتی ہیں-

○ مانگا منڈی میں ڈاکوؤں نے برآمدی ٹیکس کے ساڑھے آٹھ لاکھ روپے لوٹ لئے-

○ پولیس کی دہشت گردی کے خلاف کمالیہ میں احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے- شہر مین تیسرے روز بھی ہڑتال جاری رہی- احتجاجی جلوس سے ٹریفک جام ہو گئی-

○ اسلامی نظریاتی کونسل نے ریفل ٹکٹوں' تمبولوں اور لاٹریوں کو ناجائز قرار دے دیا- کونسل نے متفقہ طور پر قرآن کریم کے حوالے سے ان باتوں کو خلاف اسلام قرار دیا ہے-

○ وزیر تجارت مسٹر احمد مختار نے کہا ہے کہ ہم بھارت کو سب سے پسندیدہ قوم (برائے تجارت) کا مرتبہ دینے کو تیار ہیں-

○ دو اشتہاری ملزم لالیاں کی حوالات توڑ کر فرار ہو گئے بتایا گیا ہے کہ پولیس والے اس وقت تاش کھیل رہے تھے-

○ وفاقی کابینہ نے افغانیوں کو ملک سے نکالنے کا فیصلہ کر لیا ہے- چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ اور ضلع کے ڈپٹی کمشنروں کو کوائف اکٹھے کرنے کی ہدایت جاری کر دی گئی ہے- عید کے بعد ان لوگوں کو نکالنے کا کام شروع کر دیا جائے گا-

لوڈ شیڈنگ کے اوقات

صبح 30-7 تا 00-8
بعد دوپہر 15-15 تا 00-16
بعد دوپہر 45-16 تا 30-17
شام 00-19 تا 30-19
شام 00-20 تا 30-21

(واپڈا)

کوٹھی برائے رہن
محفوظ اور پرسکون رہائش کیلئے موزوں- جدید کوٹھی رقبہ ایک کنال محلہ دارالبرکات میں کالج روڈ پر واقع رہن پر دینا مطلوب ہے سوئی گیس- بجلی- پانی- ٹیلیفون کی سہولت مہیا ہے- مزید معلومات اور رابطہ کیلئے
فون: 212465 اور 454

خوشخبری
ربوہ میں پہلی دفعہ ربوہ میں ہی تیار کردہ سنگل و ڈبل بیڈشیٹ اور رضائیوں اور تلائیوں کے غلاف عمدہ کوالٹی مغلوک اور پرچون ریٹ پر 35- دارالفضل غربی نزد چونگی دستیاب ہیں- شوروم اقصیٰ چوک پر واقع ہے
اقصیٰ ٹریڈرز فون 211995

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں ● کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات-
● زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی-
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زد جام عشق	۶۰ گولی	۸۰۰/-
نواب شاہی	۶۰ گولی	۱۰۰۰/-
سونے چاندی کی گولیاں	۳۰ گولی	۲۰۰/-
شباب آور موتی	۳۰ گولی	۸۰/-
حب نشاط	۲۰ گولی	۴۰/-

کامیاب علاج- ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ- گول بازار- ربوہ
فون نمبر 212434 (04524)